REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۹م تار کا پتہ : ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

یوم چہار شنبہ

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۲ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۲ مئی ۱۹۶۲ء نمبر ۱۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ یکم مئی بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کیلئے بھی تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ یکم مئی۔ جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو بے چینی اور کمزوری پہلے کی نسبت زیادہ ہے اور شوگر میں بھی پہلے کی نسبت زیادتی ہے۔ بلڈ پریشر بدستور ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جاپان میں شدید زلزلہ

ٹوکیو یکم مئی۔ یہاں موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کل صبح شمال مشرقی جاپان میں شدید زلزلے کے باعث ایک شخص ہلاک اور ایک سو چار زخمی ہوئے زخمیوں میں سے چھ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

— قاہرہ یکم مئی۔ قاہرہ کے روزنامہ الاہرام نے اطلاع دی ہے کہ مصری کپاس کو اس کیڑوں سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ گزشتہ سال مصر کو ان کیڑوں کے باعث پانچ کروڑ مصری پونڈ نقصان پہنچا تھا۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

موت کو ہمیشہ قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو

بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں آوے

"جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو۔

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اخلاص لیکر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالےٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالےٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۳-۴ پرچہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جماعتوں کا دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے عنقریب جماعتوں کا دورہ کیا جائے گا۔ دورہ تجویز کرتے وقت جماعتوں کے حالات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ امراء ضلع جماعت ہائے شیخوپورہ۔ لائل پور۔ ملتان۔ رحیم یار خان۔ سکھر۔ خیرپور۔ نوابشاہ اور کراچی مطلع فرمائیں کہ اصلاح و ارشاد کے پیش نظر کونسی جماعتیں دورہ میں رکھنے کے قابل ہیں۔ اگر کسی جماعت میں کوئی تنازعہ ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے۔

واضح رہے کہ سب جماعتوں کا دورہ ایک ہی دفعہ رکھنا مشکل ہو گا۔ اس لئے نظارت رپورٹوں سے مناسب جماعتوں کا انتخاب کرکے اطلاع دے گی۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

واقف زندگی طلباء متوجہ ہوں

ایسے واقف زندگی طلباء جنہوں نے اس دفعہ میٹرک کا امتحان دیا ہے یا گزشتہ سال میٹرک پاس کر چکے ہیں۔ لیکن ان کا ابھی انتخاب نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ طلباء جو ایف۔ اے یا ایف۔ ایس سی یا بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ فوری طور پر وکالت دیوان کو اپنے موجودہ پتے سے اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مئی ۶۲ء

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

جب کسی قوم میں تنزل در آتا ہے تو اکثر اس قوم کے اہل علم حضرات بھی تحقیق و علم کے پائے سے گر جاتے ہیں اور صحیح دینی اصولوں کی بجائے اپنی اٹکل کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دیتے ہیں اور صداقت کو ناپنے جانچنے کے لئے اپنے عقلی اصول وضع کرتے ہیں اور اس طرح غلط نتائج برآمد کر کے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور عوام کو بھی گمراہی کی بھول بھلیوں میں پریشان کرتے ہیں۔

جن مولٰنا کے کتابچہ "ختم نبوت" کے متعلق ہمنے اپنے پہلے اداریوں میں لکھا ہے ان کا بھی سو فیصد یہی حال ہے انہوں نے کچھ من گھڑت اصول بنا لئے ہوئے ہیں جو نص صریح کے خلاف ہیں اور بزعم خود ان اصولوں کے مطابق خود بخود فیصلے کر کے اپنے جی کو خوش کر لیتے ہیں اور بیچارے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی رسالہ میں آپ نے کئی ایک من گھڑت اصول پیش کئے ہیں ان میں سے ہم ایک کو یہاں زیر بحث لاتے ہیں۔

آپ "نبی" کی آمد کے خود ساختہ اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں جن میں انبیئ مبعوث ہوئے ہیں۔

اول یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لئے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

دوم یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو یا اس میں تحریف ہو گئی ہو اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔

سوم یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو، اور تکمیل دین کے لئے مزید انبیاء کی ضرورت ہو

چہارم یہ کہ نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لئے ایک اور نبی کی حاجت ہو

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ (کتابچہ ختم نبوت صفحہ ۳۲ تا ۳۳)

اگر مولٰنا سے پوچھا جاتے کہ قرآن کریم میں کہاں یہ چار اصول بیان ہوئے ہیں تو مولٰنا کا منہ فق ہو جائے اور کچھ کرتے دھرتے نہ بنے کیونکہ یہ اصول خود مولٰنا کے من گھڑت ہیں اور اپنی طرف سے اللہ تعالٰے کے ترسیل انبیاء کے اختیار پہ قدغن لگانے کی کوشش کر رہے ہیں قرآن کریم کے مطالعہ سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالٰے دیکھتا ہے کہ دنیا کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ بغیر اس کی مداخلت اور رہنمائی کے اپنی خود آوردہ تباہی سے بچ نہیں سکتی اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجتا ہے آپ قرآن کریم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھ جائیے آپ کو مختلف طریقوں سے اور متعدد پیرایوں سے یہی حقیقت اجاگر ہوتی ہوئی نظر آئے گی کہ اللہ تعالٰے ان حالات میں اپنا مامور بھیجتا ہے جب بر و بحر میں فساد پھیل جاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اور رسول محض "شریعت" کے لحاظ سے نہیں بھیجے جاتے یعنی نبی محض اس لئے نہیں بھیجے جاتے کہ کیا قوم میں شریعت موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی کیا حالت ہے بلکہ نبی ہر اس صورت میں بھیجے جاتے ہیں جب دنیا اپنے اعمال کی وجہ سے تباہی کے کنارے کھڑی ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے

ولقد ضل قبلہم اکثر الاولین۔ ولقد ارسلنا فیہم منذرین فانظر کیف کان عاقبۃ المنذرین (سورۃ صافات ع پارہ ۲۳)

یعنی ہمارے مخاطب ان سے پہلے بھی اکثر پہلے لوگ گمراہ ہوئے ہیں اور ہم ان میں ڈرانے والے ارسال کرتے رہے ہیں یہاں منذرین کا لفظ خاص طور پر قابل غور ہے

یہ درست ہے کہ اللہ تعالٰے نے اپنی شریعت بھی انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بتدریج بھیجی ہے تاآنکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامل اور آخری صورت میں نازل ہوئی جیسا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ:-

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے مگر اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول محض شریعت کے پیش نظر بھیجتا ہے اور انبیاء علیہم السلام شریعت کے اتار چڑھاؤ یا کمی بیشی و ذخیرہ کے مطابق آتے ہیں بلکہ اللہ تعالٰے صاف صاف فرماتا ہے

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

حیث کا لفظ نہایت وسیع المعنٰی ہے وسیع معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰے اپنے رسول بھیجنے میں مولٰنا یا کسی اور شخص کے من گھڑت اصولوں کا پابند نہیں ہے بلکہ جب وہ خود ضرورت سمجھتا ہے رسول بھیجتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مولٰنا کو جو دھوکا لگتا ہے وہ ان کے اس زعم سے لگتا ہے کہ نبی یا رسول محض شریعت لانے کے لئے ہی آتے ہیں اور اس کے سوا ان کا اور کوئی کام نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالٰے سے زندگی کا لائحہ عمل حاصل کریں اور دنیا کو پہنچا دیں اور بس۔ کہنے کو تو یہ مولٰنا مسٹر غلام احمد پرویز وغیرہ لوگوں کے مخالف ہیں۔ جو سنت رسول اللہ کو نہیں مانتے اور رسول اللہ کو ایک قاصد سے بڑھ کر حیثیت نہیں دیتے مگر عملاً خود بھی اسی اصول کے پابند ہیں۔ مولٰنا بھی دراصل یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ کا کام شریعت لانا ہے حالانکہ قرآن کریم میں ایسے رسولوں کا بھی ذکر ہے جو نہ کوئی شریعت لائے اور نہ کسی شریعت کو منسوخ کر کے بہتر شریعت لائے اور نہ بھولی ہوئی شریعت کو یاد دلانے کے لئے آئے بلکہ محض تبشیر و تنذیر کے لئے اور اپنے اعمال کے ذریعہ اسوہ حسنہ پیش کرنے کے لئے آتے رہے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں بنی اسرائیلی انبیاء کے متعلق آتا ہے کہ

انا انزلنا التورٰۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء۔ (سورہ مائدہ ع ۷ پ ۶)

ترجمہ :- تحقیق ہمنے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور ہے۔ بنی اسرائیل انبیاء علیہم السلام اس سے فیصلہ کرتے تھے جنہوں نے توریت کی فرمانبرداری کی ان لوگوں کے لئے جو یہودی ہوئے اور ربانی الاحبار بسبب اس کے کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ بنائے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے،"

وہ تورات پر عمل کراتے تھے یہاں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ ان کی قوم تورات کو کھو بیٹھی تھی یا اس کو بھول گئی تھی یا اس میں تحریف ہو گئی تھی بلکہ سیدھے طور پر یہی کہا گیا ہے کہ وہ تورات کے مطابق حکم لگاتے تھے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایسے نبی صرف تورات پر عمل کرانے اور تبشیر و تنذیر کے لئے آتے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تبشیر و تنذیر کی دنیا کو ہر وقت ضرورت رہی ہے اور قیامت تک رہے گی چنانچہ حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کے یہی معنے ہیں کہ شریعت والی نبوت کی اب ضرورت نہیں کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم کی رو سے شریعت کا اکمال ہو چکا ہے، اب صرف تبشیر و تنذیر والی نبوت باقی ہے جو قیامت تک رہیگی

چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حضرت شیخ اکبر ابن عربی علیہ الرحمۃ تک اور آپ سے لے کر حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ تک اور آپ سے لے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک سب اس بات کے قائل ہیں کہ مبشرات والی نبوت قیامت تک قائم ہے تاہم چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اکمال دین ہوا ہے اس لئے نذیر و بشیر نبی بھی اب صرف آپ کی امت میں ہی آسکتا ہے اور ایسے نبی پر ایمان لانے سے اگر انسان اسلام کا پابند نہیں مانا جا سکتا تاہم وہ امت محمدیہ کے اندر ہی رہتا ہے اور سیاسی لحاظ سے وہ مسلمان ہی کہلاتا ہے۔

اس طرح مولٰنا کا یہ اصول کہ صرف چار وجوہات سے نبی آسکتے ہیں سراسر من گھڑت ہے اور قرآن کریم کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں مولٰنا کی اپنی عقل کی گھڑ دوڑ ہے اور کچھ بھی نہیں یہاں ایک لطیفہ بھی سن لیجئے۔ مولٰنا نے چاروں وجوہات نبی بھیجنے کی بیان کی ہیں یہ پہلے صرف تین ہوتی تھیں آپ نے شروع میں اپنے رسالہ "دینیات" میں تین وجوہات ہی بیان کی تھیں مگر دیر کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنے رسالہ ترجمان میں حضرت ہارون علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ آپ مستقل نبی نہیں تھے راقم الحروف نے اس پر مولٰنا کو لکھا کہ اس طرح تو آپ بھی مستقل اور غیر مستقل نبوت کے قائل ہیں اس پر مولٰنا نے "مددگار نبی" کی اصطلاح ایجاد فرمائی اور رسالہ دینیات کی اگلی اڈیشن میں حاشیہ میں چوتھی قسم "مددگار نبی" کی ایزاد کر دی۔ اس سے ظاہر ہے کہ "مددگار نبی" کی نئی اصطلاح مولٰنا نے خود وضع کی ہے حالانکہ قرآن کریم میں ہر نبی کے لئے بشیر و نذیر کے الفاظ مشترکہ استعمال ہوئے ہیں ہر نبی اور رسول لازماً بشیر و نذیر ہوتا ہے گویا تبشیر و تنذیر نبی کی مستقل صفت ہے لیکن شریعت لانا مستقل صفت نہیں فقط بعض انبیاء علیہم السلام پر ہی شریعت نازل ہوتی رہی ہے اس لئے شریعت کو نبوت کا معیار بنانا صحیح نہیں ہے یاد رہے کہ کتاب اور شریعت مترادف المعنٰی الفاظ نہیں ہیں چنانچہ قرآن کریم میں حضرت موسٰی اور حضرت ہارون علیہم السلام کے متعلق اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

اٰتینٰہما الکتاب المستبین

یعنی ہم نے ان دونوں (موسٰی اور ہارون) کو روشن کتاب عطا کی اگر کتاب کے معنے شریعت ہوں تو اس سے ماننا پڑے گا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام پر اور شریعت نازل ہوئی تھی اور حضرت ہارون علیہ السلام پر اور یہ بات عقل سے مستبعد ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ایک اہم خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات جمع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

(قسط دوم)

فرمایا:-
ایک بات جس کی طرف میں نے اس سال جماعت کو

خصوصیت سے توجہ دلائی ہے

اور وہ اتنی اہم ہے کہ جتنی بار اس کی اہمیت کی طرف جماعت کو متوجہ کیا جائے کم ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور آپ کے کلمات صحابہ رضی اللہ عنہم سے جمع کرائے جائیں ہر شخص، جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد ہو۔ اس کا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور دوسرے کو نہ بتانا یہ ایک قومی خیانت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں، مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں، اب یہ

کتنی چھوٹی بات ہے،

جو حدیثوں میں آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ کدو پکا تو آپ نے شوق سے شوربہ میں سے کدو کے ٹکڑے نکال نکال کر کھانے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ شوربہ میں کدو کا کوئی ٹکڑا نہ رہا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کدو بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ اب بظاہر یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے ممکن ہے کئی احمدی بھی سنکر کہہ دیں کہ کدو کے ذکر کی کیا ضرورت تھی۔ مگر اس چھوٹی سی بات سے اسلام کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا، ہم آج اپنے زمانہ میں ان خرابیوں کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جو مسلمانوں میں پیدا ہوئیں مگر ایک زمانہ اسلام پر ایسا گزرا ہے۔ جب ہندو تمدن نے مسلمانوں پر اثر ڈالا اور اس اثر کی وجہ سے وہ اس خیال میں مبتلا ہو گئے کہ نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو گندی چیزیں کھائیں اور جب بھی وہ کسی کو عمدہ کھانا کھاتے دیکھتے کہتے یہ بزرگ کس طرح ہو سکتا ہے، جب یہ ایسا عمدہ کھانا کھا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں درس دے کر واپس اپنے گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ جب آپ وہاں پہنچے۔ جہاں آجکل نظارتوں کے دفاتر ہیں تو یہاں ایک ڈپٹی صاحب ہوا کرتے تھے جو ریٹائرڈ تھے اور ہندو تھے انہوں نے کسی سے سن لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ کھاتے اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں وہ اس وقت اپنے مکان کے باہر بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفۂ اولؓ کو دیکھ کر کہنے لگا مولوی صاحب ایک بات پوچھنی ہے۔ فرمانے لگے کیا وہ کہنے لگا جی بادام روغن اور پلاؤ کھانا جائز ہے؟ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے مذہب میں یہ چیزیں کھانی جائز ہیں۔ وہ کہنے لگا جی فقراء کو بھی جائز ہے۔ یعنی جو بزرگ ہوتے ہیں کیا ان کے لئے بھی ان چیزوں کا کھانا جائز ہے۔ آپ فرمانے لگے ہمارے مذہب میں فقروں کے لئے بھی یہ چیزیں جائز ہیں۔ وہ کہنے لگا اچھا جی اور یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اب دیکھو اس شخص کو بڑا اعتراض یہی سوجھا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح اور مہدی کس طرح ہو سکتے ہیں جب وہ پلاؤ کھاتے اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی ویسا ہی علمی مذاق ہوتا جیسے آجکل احمدیوں کا ہے۔ اور وہ کدو کا ذکر حدیثوں میں نہ کرتے تو کتنی اہم بات ہاتھ سے جاتی رہتی۔ یا

حدیثوں میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جمعہ کے دن اچھا ساجبہ پہن کر مسجد میں آئے اب اگر کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو یہ کہے کہ اچھے کپڑے نہ پہننا فقروں کی علامت ہے اور ہم اسے اس حدیث کا حوالہ دے کر بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہایت تعہد سے صفائی کرتے اور اعلیٰ اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔ بلکہ آپ صفائی کا اتنا تعہد رکھتے کہ بعض صوفیا نے جیسے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی گزرے ہیں یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا۔ کہ وہ ہر روز نیا جوڑا کپڑوں کا پہنتے۔ خواہ وہ دھلا ہوا ہوتا اور خواہ بالکل نیا ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طبیعت میں چونکہ بہت سادگی تھی اور کام کی کثرت بھی رہتی تھی۔ اس لئے بعض دفعہ جمعہ کے دن آپ کپڑے بدلنا یا غسل کرنا بھول جاتے تھے۔ اور انہی کپڑوں میں جو آپ نے پہنے ہوئے ہوتے تھے جمعہ پڑھنے چلے جاتے تھے۔ میں نے جب آپ سے

بخاری پڑھنی شروع کی

تو ایک دن جبکہ میں بخاری لئے آپؓ کی طرف جا رہا تھا مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھ لیا اور فرمایا کہاں جاتے ہو۔ میں نے عرض کیا مولوی صاحب سے بخاری پڑھنے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک سوال میری طرف سے بھی مولوی صاحب سے کر دینا اور پوچھنا کہ کہیں بخاری میں یہ بھی آیا ہے کہ جمعہ کے دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے تھے؟ لیکن اب ہمارے زمانہ میں صوفیت کے یہ معنی یہ کر لئے گئے ہیں کہ انسان پراگندہ رہے گویا اگر اسکا وزن بنایا جائے۔ تو یوں بنے گا کہ جتنا گندہ اتنا ہی خدا کا بندہ۔ حالانکہ انسان جتنا گندہ ہو۔ اتنا ہی خدا تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ اسی لئے ہماری شریعت نے بہت سے مواقع پر غسل واجب کیا ہے اور خوشبو لگانے کی ہدایت کی ہے اور بدبودار چیزیں کھا کر مجالس میں آنے کی ممانعت کی ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی اور اٹھاتی چلی جائیگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات

سے بھی دنیا فائدہ اٹھائے گی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جمع کر دیں۔ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہوں۔ مگر مجھے سوائے اس کے اور کوئی بات یاد نہیں کہ ایک دن جبکہ میں چھوٹا سا تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور آپ سے مصافحہ کیا۔ اور تھوڑی دیر تک میں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے برابر کھڑا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہاتھ چھڑا کر کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ اب بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر بعد میں انہی

چھوٹے چھوٹے واقعات

سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے مثلاً یہی واقعہ لے لو اس سے ایک بات تو یہ ثابت ہوگی کہ چھوٹے بچوں کو بھی بزرگوں کی مجالس میں لانا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لوگ اپنے بچوں کو بھی آپ کی مجلس میں لاتے۔ ممکن ہے آئندہ کسی زمانہ میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو کہیں کہ بچوں کو بزرگوں کی مجالس میں لانے کا کیا فائدہ ہے۔ ان مجالس میں بڑوں کو شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب فلسفہ آتا ہے تو ایسی بہت سی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا جاتا ہے کہ بچوں نے کیا کرنا ہے۔ پس جب بھی ایسا خیال پیدا ہوگا یہ روایت ان کے خیال کو باطل کر دیگی۔ اور پھر اس کی مزید تائید اس طرح ہو جائیگی۔

حدیثوں میں لکھا ہوا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بھی صحابہؓ اپنے بچوں کو لاتے تھے۔ اسی طرح اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی کام ہو تو اپنا ہاتھ چھڑا کر کام میں مشغول ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے۔ جب اس بچے نے آپکا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دیر تک پکڑے رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر الگ کر لیا۔ آج یہ بات معمولی دکھائی دیتی ہے لیکن ممکن ہے کسی زمانہ میں لوگ سمجھنے لگ جائیں کہ بزرگ وہ ہوتا ہے جس کا ہاتھ اگر کوئی پکڑے تو پھر وہ چھڑائے نہیں، بلکہ جب تک دوسرا اپنے ہاتھ میں اسکا ہاتھ لئے رکھے وہ خاموش کھڑا رہے۔

ایسے زمانہ میں یہ روایت لوگوں کے خیالات کی تردید کر سکتی ہے اور بتا سکتی ہے کہ یہ لغو کام ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی سلام کرتا ہو تو محبت سے دوسرے کا ہاتھ الگ کر دینا چاہیئے۔ تو

اس قسم کے کئی مسائل ہیں

جو ان روایات سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ آج ہم ان باتوں کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ مگر جب احمدی فقہ احمدی تصوف اور احمدی فلسفہ بنے گا تو اس وقت یہ معمولی نظر آنے والی باتیں اہم حوالے قرار پائیں گی اور بڑے بڑے فلسفی جب ان واقعات کو پڑھیں گے تو کود پڑیں گے اور کہیں گے خدا اس روایت کو بیان کرنے والے کو جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری ایک پیچیدہ گتھی سلجھا دی۔ یہ ایسا ہی واقعہ ہے جیسے اب ہم حدیثوں میں پڑھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سجدہ میں گئے تو حضرت حسنؓ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ کی گردن پر لاتیں لٹکا کر بیٹھ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک کہ وہ خود بخود الگ نہ ہو گئے۔ اب اگر کوئی اس قسم کی حرکت کرے تو ممکن ہے بعض لوگ اسے بے دین قرار دیدیں اور کہیں کہ اسے خدا کی عبادت کا خیال نہیں اپنے بچے کے احساسات کا خیال ہے۔ مگر ایسا شخص جب بھی یہ واقعہ پڑھیگا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا خیال غلط ہے اور وہ چپ کر جائے گا۔ گو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو پھر بھی خاموش نہ رہ سکیں چنانچہ

ایک پٹھان کے متعلق کہتے ہیں

کہ اس نے قدوری میں یہ پڑھا کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ حدیث پڑھنے لگا تو اس میں ایک حدیث یہ آ گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جب نماز پڑھی تو آپ نے ایک بچہ کو اٹھا لیا۔ جب رکوع اور سجدہ میں جاتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔ وہ یہ حدیث پڑھتے ہی کہنے لگا۔ خوہ محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتا ہے۔ گویا شریعت بنانے والا نعوذ باللہ قدوری کا مصنف تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔ تو ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو باوجود واضح مسئلہ کے اسے ماننے سے انکار کر دیں مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں پس

اس بات کی ہرگز پروا نہیں کرنی چاہیئے

کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس بات کا علم ہے وہ چھوٹی سی ہے بلکہ خواہ کس قدر چھوٹی بات ہو بتا دینی چاہیئے۔ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلتے چلتے گھاس پر بیٹھ گئے۔ کیونکہ ان باتوں سے بھی بعد میں اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ بعض دوستوں سمیت باغ میں گئے۔ اور آپ نے فرمایا آؤ بیدانہ کھائیں۔ چنانچہ بعض دوستوں نے چادر بچھائی اور آپ نے درخت جھڑوائے اور پھر سب ایک جگہ بیٹھ گئے اور انہوں نے بیدانہ کھایا۔ اب کئی لوگ بعد میں ایسے آئیں گے جو کہیں گے کہ نیکی اور تصوف یہی ہے کہ طیب چیزیں نہ کھائی جائیں۔ ایسے آدمیوں کو ہم بتا سکتے ہیں کہ تمہاری یہ بات بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بیدانہ جھڑوا کر کھایا تھا۔ یا بعد میں جب بڑے بڑے متکبر عالم آئیں گے اور وہ دوسروں کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر کچھ کھانے میں ہتک محسوس کریں گے تو ان کے سامنے ہم یہ پیش کر سکیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بے تکلفی کے ساتھ اپنے دوستوں سے مل کر کھایا پیا کرتے تھے تم کون ہو جو اس میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہو۔ تو بعض باتیں گو چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے آئندہ زمانوں میں

بڑے اہم مذہبی سیاسی اور تمدنی مسائل

حل ہوتے ہیں پس جن دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل دیکھنے یا آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا ہو انہیں چاہیئے کہ وہ ہر بات خواہ چھوٹی ہو یا بڑی لکھ کر محفوظ کر دیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لباس کی طرز یاد ہے تو وہ بھی لکھ کر بھیج دے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر آئندہ کسی زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو کہیں کہ ننگے سر رہنا چاہیئے تو ان کے خیالات کا ازالہ ہو سکے

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں اور آپ ہی شارع نبی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قریب کے مامور کی باتیں شارع نبی کی باتوں کی مصدق سمجھی جاتی ہیں۔ آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ جن فقہ کی باتوں پر امام ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہیں۔ اسی طرح آئندہ زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے سچا قرار دیا ہے انہی کو لوگ سچی حدیثیں سمجھیں گے اور جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضعی قرار دیا ہے ان حدیثوں کو لوگ بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ باتیں بھی ایسی ہی اہم ہیں جیسے حدیثیں۔ کیونکہ یہ باتیں حدیثوں کا صادق یا کاذب معلوم کرنے کا ایک معیار ہوں گی

پس

چھوٹی سے چھوٹی روایت

بھی اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو وہ اسے بتانی چاہیئے۔ اسی طرح مرکزی محکمہ کو اس بات کا انتظام کرنا چاہیئے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کہاں کہاں ہیں اور ان سے چھوٹی سے چھوٹی بات جمع کی جائے۔ ان روایات میں بے شک بعض ایسی باتیں بھی ہو سکتی ہیں جنہیں موجودہ وقت میں شائع کرنا مناسب نہ ہو مگر انہیں بھی بہرحال محفوظ کر لیا جائے اور بعد میں جب مناسب موقع ہو انہیں شائع کر دیا جائے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال مگر یہ الہام اس وقت شائع نہ کیا گیا بلکہ ایک عرصہ کے بعد شائع کیا گیا۔ ایسے واقعات کو ریکارڈ میں لے آیا جائے مگر شائع اس وقت کیا جائے۔ جب خطرے کا وقت گزر جائے پس صحابہ کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے تمام واقعات اور حالات لکھ کر بھیج دیں یا اس موضوع پر لیکچر کر کے دوسروں کو حالات بتا دیں میں سمجھتا ہوں۔ اب بھی وقت ہے کہ اس کام کو مکمل کیا جائے۔ جو دوست اس کام میں حصہ لے سکیں انہیں اس ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے اور جیسا کہ بتایا ہے

دوست اس میں اس طرح شامل ہو سکتے ہیں

کہ (۱) مرکزی محکمہ اس بات کا انتظام کرے۔ (۲) صحابہ ناظر تعلیم کو حالات لکھ کر بھجوا دیں یا یہاں اپنے حالات پر لیکچر دیں (۳) تیسرے وہ دوست جو صحابی نہیں، جن صحابہ کو لکھنا نہیں آتا یا جن کو فرصت نہیں۔ پوچھ پوچھ کر اور کرید کرید کر حالات دریافت کریں اور خود وہ حالات لکھ کر مرکز میں بھجوا دیں۔ مثلاً یہ کہ آپ کا کھانا کیسا تھا۔ آپ کا پینا کیسا تھا۔ آپ کا لباس کیسا تھا۔ آپ کی گفتگو کیسی تھی۔ آپ کا چلنا کیسا تھا۔ آپ کا ہنسنا کیسا تھا۔ آپ کا بیٹھنا کیسا تھا۔ غرض یہ تمام باتیں ان سے پوچھ پوچھ کر خود لکھتے جائیں اور یہاں بھجواتے جائیں اس طرح وہ بھی راوی بن جائیں گے اور انہیں بہت کچھ ثواب حاصل ہوگا۔ امام بخاری کی آج دنیا میں کتنی بڑی عزت ہے۔ مگر یہ عزت اسی لئے ہے کہ انہوں نے

دوسروں سے روایات جمع کیں

پس جو صحابہ ان پڑھ ہیں یا جنہیں فرصت نہیں ان سے مل کر اور دریافت کر کے اگر تم حالات لکھتے چلے جاؤ تو کسی زمانہ میں تمہاری بھی ایسی ہی عزت و عظمت ہونے لگ جائے گی جس طرح آج سفیان ثوری وغیرہ کی ہوتی ہے اور لوگ تم پر درود اور سلام بھیجیں گے اور کہیں گے اللہ تعالے ان لوگوں کو جزائے خیر دے کہ جس نے اتنی قیمتی بات ہم تک پہنچا دی۔

میں نے دیکھا کہ فطرتی طور پر ایسے مواقع پر انسان کو

دعا کے لئے جوش

پیدا ہوتا ہے۔ کل ہی کلید قرآن سے میں ایک آیت کا حوالہ نکالنے لگا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ آیت ذرا دیر سے ملے گی مگر اس کلید قرآن سے مجھے فوراً وہ آیت مل گئی۔ اس پر میں نے دیکھا کہ دو تین منٹ تک نہایت اخلاص سے میں اس کے مرتب کے لئے دعا مانگتا رہا کہ اللہ تعالےٰ اس کے مدارج بلند کرے کہ اس کی محنت کی وجہ سے آج مجھے یہ آیت اتنی جلدی مل گئی تو اب اگر لوگوں کے لئے صحابی بننے کا موقع نہیں رہا تو کم از کم وہ تابعی ہی بن جائیں۔ تا آئندہ جب لوگ ان کی روایات پڑھیں تو کہیں اللہ تعالےٰ فلاں پر رحم کرے کہ اس نے ہمارے لئے ان باتوں کو محفوظ کر دیا (رحم) اور جو اتنا کام بھی نہ کر سکتے ہوں وہ کم از کم یہ کریں کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کبھی بھی صحبت اٹھائی ہو۔ ان صحابہ کے پتوں سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اگر انہیں علم ہو کہ فلاں شخص صحابی ہے اور وہ ابھی فلاں جگہ زندہ موجود ہے تو ہمیں اطلاع دے دیں اور لکھ دیں کہ ہم تو سست ہیں۔ اور اس کے پاس پہنچ کر حالات جمع کرنے سے قاصر۔ آپ اگر چاہیں تو ان سے حالات پوچھ لیں اس پر ہم خود ان سے حالات دریافت کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی

مرکزی دفتر کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ جو حالات اور واقعات اس کے پاس جمع ہوں وہ ضائع نہ ہوں ان کی حفاظت کا خاص انتظام ہو پچھلے سالوں میں یہاں ذکر حبیب پر جلسے ہوتے رہے ہیں۔ مگر ان جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں غالباً وہ بھی محفوظ نہیں۔ ہمارا ہر سال تین لاکھ کا بجٹ تیار ہوتا ہے مگر تالیف و تصنیف کا محکمہ اس میں پندرہ روپیہ کا کلرک نہیں رکھ سکتا۔ جس کا کام محض یہ ہو کہ وہ ان واقعات کو محفوظ رکھے اور جیسے پرانے زمانہ میں کتابوں کی نقلیں کی جایا کرتی تھیں۔ اسی طرح تمام واقعات کی پانچ سات نقلیں کر کے ہر نسخہ ایک ایک دفتر میں محفوظ کر دیا جائے۔ اور پھر ایسے واقعات کو ساتھ ساتھ اخبارات میں بھی شائع کرانے کی کوشش کی جائے تاکہ

جلد سے جلد یہ ریکارڈ میں آ جائیں

اور ایک ایک واقعہ کی ہزاروں کاپیاں ہو جائیں۔ کسی ایک اخبار یا رسالہ اس کے لئے مخصوص نہ کیا جائے۔ (باقی)

درخواست دعا۔ عزیز محمد وسیم ابن مکرم محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ پر ایک مقدمہ ہو گیا ہے احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں (محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری)

قسط ششم

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت نواب صاحب موصوف رضی اللہ عنہ مالیرکوٹلہ کے شاہی خاندان کے ممتاز فرد تھے۔ ابتداء ہی سے دینی صلاحیت موجود تھی۔ اس لئے دنیوی عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے ماحول کو چھوڑ کر عنفوان شباب میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بالکل ابتدائی زمانہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور چند سال کے بعد ہی تقویٰ اور اخلاص میں اس حد تک ترقی کی کہ شاہی محلات کو چھوڑ کر قادیان جیسی بستی میں جو ریلوے اسٹیشن سے بھی گیارہ میل دور تھی۔ اور آپ جیسے نوابی کے شایان شان رہائش کے لئے کوئی مکان بھی وہاں موجود نہ تھا۔ مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔ اور پھر جس صبر اور استقلال کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دیں۔ وہ اپنی شان آپ ہیں محض للہ سالہا سال تک سامان سار وحی ودرت خدمات سلسلہ میں مشغول رہے اس زمانہ میں جبکہ جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ اور دو دو آنے چندہ دینے والوں کے نام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے اپنی کتب میں درج کئے ہیں۔ آپ نے دو دو سو تین تین سو بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ تک یکمشت چندہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ مرکز کے غرباء اور مساکین کی مالی امداد میں آپ ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ نے اپنی بیعت کا ذکر ایک خط میں کیا ہے جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

ایک خط میں اپنی بیعت کا ذکر

"ابتداء میں گو میں آپ کی نسبت نیک ظن ہی تھا۔ لیکن صرف اس قدر کہ اور علماء اور مشائخ ظاہری کی طرح مسلمانوں کے تفرقہ کے مؤید نہیں ہیں۔ مخالفین اسلام کے مقابل کھڑے ہیں۔ مگر الہامات کے بارہ میں مجھ کو نہ اقرار تھا نہ انکار۔ پھر جب میں معاصی سے بہت تنگ آیا۔ اور ان پر غالب نہ ہو سکا تو میں نے سوچا کہ آپ نے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں یہ سب جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ تب میں نے آپ کی طرف خط و کتابت شروع کی۔ جس سے مجھ کو تسکین ہوتی رہی۔ اور قریباً اگست میں آپ سے ملنے لدھیانہ گیا تو اس وقت میری تسکین خوب ہو گئی۔ اور آپ کو باخدا بزرگ پایا۔ اور بقیہ شکوک کو پھر بعد کی خط و کتابت میں میرے دل سے بکلی دھو دیا گیا۔ اور جب مجھے یہ اطمینان دی گئی۔ کہ ایک ایسا شیعہ جو خلفائے ثلثہ کی کسر شان نہ کرے۔ سلسلہ بیعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تب میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ اب میں اپنے آپ کو بہت اچھا پاتا ہوں۔ اور آپ گواہ رہیں۔ کہ میں نے تمام گناہوں سے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے۔ مجھ کو آپ کے اخلاق اور طرز معاشرت سے کافی اطمینان ہے کہ آپ ایک سچے مجدد اور دنیا کے لئے رحمت ہیں۔"

(رسالہ اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۴۱۶-۴۱۷)

آپ کا مقام مسیح موعودؑ کی نظر میں

آپ کے دینی کارناموں اور نیکی اور تقویٰ کو دیکھ کر حضرت اقدسؑ نہ صرف آپ کے متعلق بلکہ آپ کے والد کے متعلق بھی ازالہ اوہام میں رقم فرماتے ہیں۔

"جوان صالح۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے۔ التزام نماز میں اہتمام ہے۔ منکرات و مکروہات سے بکلی مجتنب مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کر باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہے"

یہی نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ نے آپ کے مقام رفیع کی شہادت حضرت مسیح زماں کے ایک کشف میں دی جسے حضور فرماتے ہیں:

ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی۔ اور دوسرا لفظ الہام بجۃ "حجۃ اللہ" حضرت اقدسؑ نے اس کی تفہیم یہ بیان فرمائی کہ:

"چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہو کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام حجۃ اللہ رکھا یعنی آپ ان پر حجت ہوں گے۔ قیامت کے دن ان کو کہا جائے گا کہ فلاں شخص نے تم سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا۔ اور مانا تم نے کیوں ایسا نہ کیا یہ بھی تم میں سے ہی اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام حجۃ اللہ رکھا ہے۔ آپ کو بھی چاہیئے۔ کہ آپ ان لوگوں پر تحریر سے تقریر سے ہر طرح سے حجت پوری کریں۔"

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۲۱۱)

ایک اور کشف حضرت نواب صاحب کے متعلق دسمبر ۱۸۹۱ء میں

حضرت اقدسؑ نے ایک کشف دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:

"کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے پاس موجود ہیں اور ایک دفعہ گردن اونچی ہو گئی۔"

حضور کا یہ کشف دسمبر ۱۸۹۱ء کا ہے جبکہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ جن کے آپ کے زوجیت میں آنے کی وجہ سے یہ کشف پورا ہوا۔ ابھی عالم وجود میں بھی نہیں آئی تھیں اس کشف کا مطلب جیسا کہ بعد کے واقعات نے ظاہر کیا۔ یہ تھا۔ کہ آپ اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر کے مستقل طور پر حضرت امام الزمان کے در پر آ کر دھونی رما دیں گے اور پھر اس کے بعد آپ کو حضرت اقدسؑ کی دامادی کا شرف نصیب ہو گا۔ چنانچہ اس کشف کے نو سال بعد آپ نے ہجرت اختیار کی اس وقت آپ صاحب اولاد تھے اور آپ کی دوسری اہلیہ صاحبہ زندہ موجود تھیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے القاء کے مطابق حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا آپ سے نکاح ہو گیا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:

"ایک واقعہ ان کی زندگی کا جس نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ وہ ان کی ایک نیکی تھی جو بظاہر معمولی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو بھی ان کی جگہ ہوتا یہی کرتا۔ جو انہوں نے کیا۔ مگر جس تڑپ اور اخلاص سے کیا۔ وہ حالت تھی۔ جو اس اثر کو آج تک میں اپنے دل کے اندر تازہ پاتی ہوں۔ ہم سرداتی کوٹ میں تھے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان گڑیانی والے جو نواب صاحب کی ملازمت کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے۔ موسم گرما میں نمونیا میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان کی بیماری سرعت سے بڑھ کر خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم صحابی اور بڑی خوبیوں کے انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق زار تھے اور ایک بات اپنے متعلق اکثر سناتے تھے۔ کہ میرے گاؤں میں لوگ کہتے ہیں۔ کہ قادیانی تو ہو گئے ہو۔ میاں کبھی مرو گے تو نعوذ باللہ کتے لاش گھسیٹیں گے۔ یہاں تو کوئی جنازہ بھی نہ پڑھائے گا۔ تو میں ان کو یہ شعر سنا دیتا ہوں۔ کہ

مجنوں تھا قیس جو کہ بیاباں میں رہ گیا
ہم تو مریں گے یار کی دیوار کے تلے

غرض جب ان کی حالت نازک ہونے لگی۔ تو نواب صاحب کی بےقراری بھی بڑھنے لگی۔ بیٹھتے اور پھر اٹھ بیٹھتے۔ ان کے فکر کے علاوہ ایک خاص کرب تھا۔ جس کو میں دیکھ رہی تھی۔ آخر جو دل میں تھا ان کی حالت یاس کو دیکھ کر اس کا عزم کر لیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کے پاس باہر گئے۔ اور ان کو کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ کا قادیان جانے کو دل چاہتا ہو گا۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ اور نہ جھجکیں۔ آپ کہہ دیں۔ اگر جانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً نہایت آرام سے پہنچانے کا انتظام آپ کے لئے میں کر دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب تو چاہتے ہی تھے۔ کہا مجھے قادیان پہنچا دیں تو اچھا ہی ہے۔ اسی وقت ریزرو ڈبہ کا انتظام نہایت تنگ و دو سے کر کے ساتھ آدمی بھجوا کر ڈاکٹر صاحب کو قادیان جلد از جلد روانہ کر دیا گیا۔ یہاں انہوں نے تیسرے روز سچ مچ یار کی دیوار تلے جان اپنے مولیٰ کو سونپ دی۔ کیا لوگ تھے۔ جن کو خدا کے ہاتھ نے اس زمانہ میں جواہر ریزے سمجھ کر چن لیا ہے۔ خدا زیادہ ہی زیادہ اپنا قرب ان کو عطا فرما کر ان کے درجات بلند کرتا رہے۔ آمین

ڈاکٹر صاحب کو بھیج کر جو خوشی جو اطمینان اور مسرت کی لہر ان کے چہرہ پہ تھی۔ میں اس کو بھول نہیں سکتی۔ جب اطلاع آ گئی۔ تو بار بار کہتے تھے۔ شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب زندہ قادیان پہنچ گئے۔ ان کی تمنا پوری ہو گئی۔ اب ان کو اطمینان ہو گا۔ خوش ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا ہمیشہ ہی خیال رہتا۔ مگر اب چند سال سے کئی بار بہت تڑپ سے فرمایا کرتے تھے کہ دعا کرو جب میرا وقت آئے تو قادیان سے باہر نہ آئے قادیان میں ہی مروں (شاید ان کے پاس اس کے متعلق فکر کے لئے وجوہ بھی ہوں) بہت ہی تڑپ سے اس دعا کے لئے کہتے۔ میرے لئے ایسا ذکر سخت تکلیف دہ ہوتا تھا۔ مگر ایک دن میں نے اس کے جواب میں ان سے بچشم پُرآب کہہ ہی دیا۔ کہ

"آپ فکر نہ کریں۔ میرا ایمان ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان مرحوم والی آپ کی نیکی خدا ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور آپ کا وقت انشاء اللہ قادیان میں ہی آئے گا۔"

اور سالہا سال کا عرصہ باہر اور اکثر حصہ وقت علالت کا بھی سفروں میں گزار کر آخر وہی ہوا۔ کہ ان کی دعا خدا نے قبول کی۔ اور قادیان دارالامان میں ہی وفات نصیب ہوئی۔

"میرے لئے زندگی میں گو سب سے بڑے غم کا ان کی جدائی کا وقت تھا مگر وہی وقت حقیقت میں میری سب سے بڑی خوشی کا بھی ہو گیا۔ جب واپس آنے والوں نے کہا کہ ہم ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر آئے ہیں۔ بے اختیار دل نے کہا الحمد للہ اس جذبہ سے غالباً ہر احمدی آشنا ہو گا۔" (اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۲۰۵-۲۰۶)

(باقی)

فہرست السابقون الاوّلون تحریک جدید سال ۲۸/۱۸

۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین سبقت بالخیرات کی خوبی کے پیش نظر احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی ایک اور قسط درج ذیل ہے ان کے لئے قارئین کرام دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نام معطی معہ جماعت	رقم ادا کردہ
چوہدری عبدالکریم خانصاحب چک ۲/ T-D-A	۱۰-۱۲
امۃ القیوم شاہدہ صاحبہ اہلیہ عبدالحکیم صاحب معہ بچگان	۵-۱۲
فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری عبدالعزیز خانصاحب	۵-۱۲
والد صاحب مرحوم	۵-۲۷
چوہدری محمد عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار	۱۸-۰۰
منجانب اہلیہ صاحبہ	۱۰-۰۰
شوکت مجید پسر خود	۶-۰۰
چوہدری ظفر اللہ خانصاحب	۱۳-۰۰
عائشہ بیگم صاحبہ والدہ	۷-۲۵
نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ	۶-۲۵
چوہدری محمد شفیع صاحب	۷-۵۰
رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ	۶-۰۰
چوہدری سمیع اللہ صاحب	۷-۵۰
چوہدری نبی احمد صاحب	۱۱-۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب چک ۹ پنیار	۱۲-۰۰
بچگان	۱۲-۰۰
بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب	۱۴-۵۰
بچگان	۵-۵۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۵ ج ب	۶۵-۰۰
چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۴۱-۰۰
منجانب والد صاحب مرحوم	۴۱-۰۰
والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ	۳۱
چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ایم اے	۱۲-۰۰
محمد نعمان افضل صاحب	۱۲-۰۰
محمد سلیمان اختر صاحب	۱۲-۰۰
حامدہ طاہرہ بیگم صاحبہ بچگان شریف بیگم صاحبہ چک ۹۶ ش	۵-۰۰
انور بیگم صاحبہ بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۱۲-۰۰
امۃ الودود صاحبہ	۹-۰۰
امۃ القدوس فرحت صاحبہ	۸-۰۰
امۃ القدوس فرحت صاحبہ	۸-۰۰
میاں محمد الدین صاحب چک ۴۶ ج ب	۵-۱۲
چوہدری فتح خانصاحب چک ۴۸ ج ب	۲۱۵-۰۰
فتح علی صاحب	۱۱۰-۰۰
چوہدری حاکم علی صاحب ولد نبی بخش صاحب خود	۲۱۰-۰۰
نور بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب	۱۰۰-۰۰
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منجانب	۵۰-۰۰
حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۵۰-۰۰
بزرگان سلف	۵۰-۰۰
بچگان	۵۰-۰۰
مولوی محمد عبداللہ صاحب چک ۴۸ جنوبی	۱۱۰-۰۰
گل محمد صاحب	۱۵-۰۰
چوہدری اصغر علی صاحب	۱۰-۰۰
عبدالخالق صاحب۔ محمود احمد صاحب۔ محمد صدیق صاحب پسران مولوی غلام حسین صاحب چک ۹۸ ش	۸-۸۷
چوہدری نور ماہی صاحب معہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چک ۹۵ ش	۸-۸۷
چوہدری نور ماہی صاحب مع حسین بی بی صاحبہ اہلیہ	۱۰-۸
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام علی صاحب	۷-۵۰
بشیر بیگم صاحبہ محمودہ بیگم صاحبہ مسعودہ بیگم صاحبہ دختران چوہدری غلام علی صاحب	۵-۰۰
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی غلام حسین صاحب	۵-۴۴
ماسٹر محمد صدیق صاحب و تاج الدین صاحب دھاگن بی بی صاحبہ چک ۹۸ جنوبی	۶-۰۰
بابا نتھے خان صاحب و سلیمان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۶-۱۲
چوہدری غلام علی صاحب راجو	۱۵-۱۲

پتہ جات مطلوب ہیں!

دفتر ہذا کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے پتہ جات کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی اعلان کو خود پڑھیں تو دفتر کو اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں تا کہ ان کی وصیت کے بارہ خط و کتابت کی جا سکے۔ (۱) کیپٹن سید سعید احمد صاحب ولد سید ظہور الحسن صاحب مرحوم موصی ۱۱۳۷۹ سابقہ سکونت پشاور چھاؤنی اور ۱۹۶۰ء تک غازی ضلع ہزارہ میں بھی رہائش رکھتے رہے ہیں۔ (۲) سوار عبدالغفور صاحب ولد چوہدری حسن الدین صاحب موصی ۱۲۳۷۶ سابقہ سکونت سیالکوٹ شہر۔ (۳) میجر محمد عاصم خانصاحب ولد مولوی محمد جی صاحب موصی ۱۲۲۳۳ سابقہ سکونت قادیان اور ۱۹۶۱ء میں رسالپور میں بھی رہائش رکھتے رہے ہیں۔ (۴) مکرم عبداللہ خانصاحب ولد چوہدری محمد خانصاحب موصی ۱۱۲۱۴ سابقہ سکونت ۱۸۴ ضلع لائلپور ۱۹۵۸ء میں چیچہ وطنی میں بھی رہائش رکھتے رہے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱)

اطلاع ملی ہے کہ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب ایس ڈی او ولد کرم الہٰی صاحب آف لاہور فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۱۶/۱ محلہ دار الفضل ربوہ چار کنال اراضی الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم کے ورثاء نے لکھا ہے کہ یہ اراضی ان کی بیوہ محترمہ سکینہ بانو صاحبہ کے نام کر دی جائے۔ مرحوم کے ورثاء ایک بیٹی (محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ) اور پانچ بیٹے (سعید احمد صاحب۔ رشید احمد صاحب۔ منور احمد صاحب۔ ظفر احمد صاحب اور خورشید صاحب) بتائے گئے ہیں۔ جن کی تصدیق مکرم مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کی ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

(۲)

مکرم شیخ حسن دین صاحب ساکن ..... کے خلاف مکرم سید کرم شاہ صاحب ساکن ..... نے ایک درخواست بابت رفع تنازعہ بذریعہ ثالثی دی ہوئی ہے۔ مگر مکرم شیخ صاحب موصوف اس کی پیروی نہیں کر رہے جس کی وجہ سے یہ تنازع طول پکڑ رہا ہے۔ ان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بتاریخ ...... دفتر قضاء ربوہ میں بغرض پیروی تشریف نہ لائے تو قاعدہ کے مطابق درخواست دہندہ سے ثبوت و شہادت لے کر تنازع فیہ امر کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(۳)

مکرم اقبال احمد صاحب ولد مستری عبدالعزیز صاحب ساکن چنیوٹ محلہ گڑھا کوچہ رحمان مکان ۶۰۸/۳۰۲ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مسمات نسیم رحمت صاحبہ فوت ہو چکی ہیں۔ مرحومہ کی امانت ذاتی کھاتہ ۶/۱۳۱ / ۳۹-۲۷۳ صدر انجمن میں مبلغ چھ صد اسی روپے (۶۸۰/-) روپے بقایا موجود ہے۔ مرحومہ نے دفتر امانت صدر انجمن میں بطور وصیت لکھا ہوا ہے کہ میرے مرنے پر میری امانتی رقم میرے بیٹے اقبال احمد صاحب کو ادا ہو میرے علاوہ میرے حقیقی بہن بھائی یہ ہیں۔ (۱) مشتاق احمد صاحب پسر (۲) ریاض احمد پسر (۳) ثریا سلطانہ صاحبہ دختر (۴) ارشاد اختر دختر (۵) مسماۃ قمر صاحبہ دختر ان کے علاوہ پرویز ارشد پسر محمد حسین صاحب مرحوم کے بطن سے میرا سوتیلا بھائی ہے اور یہ کہ سوائے بھائی مشتاق احمد صاحب کے باقی سب کے اخراجات کی ذمہ داری میرے اور ہمارے والد مستری عبدالعزیز صاحب معمار کے کندھوں پر ہے اس لئے رقم امانتی مذکورہ بالا مجھے اور والد صاحب مستری عبدالعزیز صاحب کو دے دی جائے۔ اس درخواست پر سب بچوں کے دستخط تصدیقی بتائے گئے ہیں۔ نیز مکرم سید سعید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ کی تصدیق درج ہے۔ نیز لکھا ہے کہ پرویز ارشد صاحب ولد محمد حسین صاحب جو مرحومہ کی طرف سے سائل کا سوتیلا بھائی ہے اس کے نام کے کھاتہ ۸۰۱۴/ ۶۵-۱۱۴ میں جو پانچ روپے جمع ہیں وہ بھی ہمیں دے جائیں کیونکہ یہ نابالغ ہے اور اس کی ضروریات زندگی بھی ہیں اور میرے والد مستری عبدالعزیز صاحب پوری کر رہے ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔ ورنہ میعاد گذرنے کے بعد شریعت اسلامیہ کے مطابق رقم دے دی جائے گی۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بجٹ انصار اللہ کی سہ ماہی اوّل

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے۔ مجالس اپنے اپنے ہاں اس امر کا جائزہ لے لیں کہ کیا وہ سہ ماہی بجٹ کے مطابق چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا چکی ہیں اگر ابھی تک انہوں نے ایسا نہ کیا ہو تو اب بلا تاخیر وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجوا دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تصحیح

اراکین انصار اللہ توجہ فرماویں

دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے سال رواں کا جو پروگرام بعنوان "مجالس انصار اللہ کے لئے ہدایات" طبع کروا کر بھجوایا گیا ہے۔ اس میں قیادت تعلیم کے پروگرام میں سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی الہامی دعا میں "رَبِّ قُلِّ" درج ہے جو کتابت کی غلطی ہے۔ دراصل یہ "رَبِّ کُلُّ" ہے۔ تصحیح فرمالیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پاکستانی باشندوں سے بدسلوکی کے واقعات کی تحقیقات کرائی جائیگی

برطانوی حکومت کی یقین دہانی ٭ جنرل برکی کا اعلان

راولپنڈی ۳۰ اپریل۔ صحت اور سماجی بہبود کے وزیر لفٹننٹ جنرل برکی نے کل راولپنڈی میں بتایا کہ برطانوی حکومت نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ برطانیہ میں پاکستانی باشندوں سے بدسلوکی کے واقعات کی تحقیقات کرائی جائے گی اور ایسے واقعات کے اعادہ کا سدباب ہو جائے گا!

آپ نے کہا کہ لندن میں پاکستانیوں سے بدسلوکی کے واقعات کی تحقیقات کرنے والوں میں پاکستان کے ہائی کمشنر لفٹننٹ جنرل یوسف بھی شامل ہوں گے۔ جنرل برکی نے امید ظاہر کی کہ لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر کے تعاون سے جو تحقیقات کرائی جائے گی اس سے ایسی شکایات کا سدباب ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانی نامہ نگاروں کی شکایات کے بارہ میں بھی تحقیقات کرائی جائے گی۔

جنرل برکی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جعلی پاسپورٹ بنانے والے گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی آپ نے کہا کہ ایسے گروہوں کے ارکان پاکستانی اور دوسرے ملکوں کے باشندوں کو غیر قانونی طور پر برطانیہ پہنچنے میں مدد دیتے ہیں اور ان کی سرگرمیوں کے باعث برطانیہ پہنچنے والے افراد کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگیا ہے جنرل برکی نے کہا کہ متعلقہ سرکاری حکام نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور ایسے گروہوں کا سراغ لگانے کے لئے ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔ صحت اور سماجی بہبود کے وزیر نے کہا کہ حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ کئی غیر موزوں افراد جو ناخواندہ ہوتے ہیں اور جنہیں برطانیہ میں ملازمت ملنے کی ضمانت حاصل نہیں ہوتی ماضی میں نقل وطن کی مقررہ پابندیوں سے بچ کر برطانیہ پہنچتے رہے ہیں۔ آپ نے کہا گزشتہ چند مہینوں میں پاکستان سے برطانیہ پہنچنے والوں کی تعداد تقریباً دوگنی ہوگئی ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر سماجی بہبود نے بتایا کہ برطانیہ میں ملازمت کے لئے پاکستانیوں کی آمد کا سلسلہ پچھلے تیس چالیس برس سے جاری ہے اس دوران میں کوئی پچیس تیس ہزار پاکستانی برطانیہ میں کھپائے جاسکتے ہیں لیکن چند ماہ میں جعلی پاسپورٹ دینے والے گروہوں کی مدد سے ان لوگوں کی تعداد دوگنی ہوگئی ہے۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ جانے والے پاکستانیوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ان سے مفید نتائج حاصل ہوں گے جنرل برکی نے کہا کہ ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ پاکستان سے ایسے افراد برطانیہ بھیجے جائیں جنہیں وہاں ملازمت ملنے کا امکان ہو۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ لندن میں پاکستان کے ہیرا تاشی کے ذریعہ اس بات کی تصدیق کی جائے گی کہ پاسپورٹ کی درخواستیں دینے والوں کی ملازمت کی ضمانت دی گئی ہے یا نہیں۔

جنرل برکی نے امید ظاہر کی کہ برطانیہ میں داخلہ کی پابندیوں کے قانون کے نفاذ کے بعد بھی عام رفتار کے مطابق پاکستانی باشندوں کی برطانیہ میں آمد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی حکومت نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ دولت مشترکہ کے باشندوں کا برطانیہ میں ہمیشہ خیر مقدم کیا جائے گا۔

برطانوی باشندوں پر پابندیاں عاید نہیں کی جائینگی

راولپنڈی ۳۰ اپریل ایک سرکاری اعلان میں اس اطلاع کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا گیا ہے کہ امور داخلہ کے سیکرٹری مسٹر معزالدین نے ۲۷ اپریل کو ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر ضرورت ہوئی تو حکومت پاکستان بھی برطانوی باشندوں کی پاکستان میں آمد پر اسی قسم کی پابندیاں عاید کر دے گی جیسی پابندیاں برطانیہ میں نقل وطن کے قانون کے تحت پاکستانیوں کے داخلہ پر عاید کی گئی ہیں۔

بھارتی بیڑے کے اڈمرل چکراورتی مستعفی ہوگئے

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق بھارت کے سب سے سینیئر بحری افسر رئر اڈمرل اے۔ چکرورتی نے رئر اڈمرل بی۔ایس سوماس کو آئندہ چیف آف نیول سٹاف مقرر کئے جانے کے اعلان کے بعد استعفا دے دیا ہے۔ رئر اڈمرل چکراورتی اس وقت نیشنل ڈیفنس کالج کے ڈپٹی کمانڈر ہیں۔ آپ کا استعفا منظور نہیں کیا گیا۔ اخباری اطلاع کے مطابق رئر اڈمرل چکراورتی اس لئے مستعفی ہونا چاہتے تھے کہ چیف آف نیول سٹاف کے عہدے کے لئے ان کے حق کو نظر انداز کر کے رئر اڈمرل سوماس کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ رئر اڈمرل چکراورتی کے حق کو دوبارہ نظر انداز کیا گیا ہے۔

ہالینڈ انڈونیشیا سے مذاکرات پر آمادہ ہوگیا

ایمسٹرڈم ۳۰ اپریل ایک روزنامہ نے لکھا ہے کہ ہالینڈ مغربی نیوگنی کے مستقبل کے بارے میں بھارت میں سابق امریکی سفیر بنکر کی تجاویز کی بنیاد پر انڈونیشیا سے مذاکرات پر آمادہ ہوگیا ہے۔ ہیگ میں مبصروں کے حوالوں سے کہا گیا ہے کہ حکومت ہالینڈ اس بارے میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اوتھان کو مطلع کرنے والی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ہالینڈ صرف اس شرط پر مذاکرات پر آمادہ ہوگا کہ مغربی نیوگنی کے باشندوں میں انکے سیاسی مستقبل کے بارہ میں استصواب اقوام متحدہ کے زیر انتظام کرایا جائے۔

صدر نے اسمبلیوں کے انتخابات کے تنازعات کے تصفیہ کیلئے حکم نامہ جاری کر دیا

الیکشن کمیشن اور ٹریبونلوں کو عدالتی اختیارات حاصل ہوں گے

راولپنڈی ۳۰ اپریل۔ انتخابی تنازعات کے سلسلہ میں الیکشن کمیشن کو اپیل یا عذرداری پیش کی جاسکے گی۔ اس مقصد کے لئے الیکشن کمیشن اور ٹریبونلوں کو عدالتی اختیار حاصل ہوں گے۔ اپیل کے لئے دوسو روپیہ اور انتخابی عذرداری کے لئے پانچ سو روپیہ زرضمانت مقرر کیا گیا ہے جس حلقہ میں دو امیدواروں کے ووٹوں کی تعداد برابر ہوگی وہاں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے تنازعات کے تصفیہ کے لئے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے۔ اس کا نام پہلے انتخابات کے تنازعات کے تصفیہ کا حکم نامہ مجریہ ۱۹۶۲ء ہے۔ اس حکم نامہ کا اطلاق فوری طور پر اور پورے پاکستان پر ہوگا۔ یہ حکم نامہ آئین کی دفعہ ۲۲۹ کے تحت جاری کیا گیا ہے اس میں انتخابی عذرداریوں اور اپیلوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کمیشن کو پیش کردہ انتخابی عذرداری کے بغیر کسی حلقہ میں دوبارہ انتخابات نہیں ہوں گے اگر حکم نامہ کی دفعہ ۱۳ کے تحت کوئی ریٹرننگ افسر جانچ پڑتال کے بعد کسی امیدوار کی نامزدگی مسترد کر دیتا ہے یا کسی امیدوار کو حکم نامہ کی دفعہ ۲۷ کے تحت طریق کار کے خلاف شکایت ہے تو وہ کمیشن کو اپیل کرے گا۔ کسی ایسے مسئلہ کے خلاف انتخابی عذرداری یا عدالتی چارہ جوئی یا کسی حاکم کے پاس درخواست نہیں دی جاسکے گی جس کی حکم نامہ کے دوسرے باب کے تحت اپیل کی جاسکتی ہے نہ ہی اس قسم کے مسئلہ کو انتخابی عذرداری کے ذریعہ دوبارہ اٹھایا جاسکتا ہے — ہر اپیل کنندہ دو سو روپیہ جمع کرائے گا۔ اپیل مقررہ وقت کے اندر پیش کی جائے گی۔ کمیشن کو اس امر کا اختیار ہوگا کہ وہ ریکارڈ کا مطالعہ کر کے سماعت کے بغیر ہی اپیل مسترد کر دے۔ کمیشن کو ایسی اپیل جو نامزدگی کے کاغذات مسترد کئے جانے کے خلاف ہو منظور کرنے کا اختیار ہوگا۔ کمیشن کو کارروائی ختم کرنے یا انتخابات کو ناجائز قرار دینے کا اختیار حاصل ہوگا اور وہ ایک اور انتخاب منعقد کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے گا اگر اپیل طریق کار یا ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے سلسلہ میں ہو اور اگر ووٹوں کی دوبارہ گنتی کی صورت میں، ووٹوں کی تعداد برابر ہو تو اس صورت میں ریٹرننگ افسر امیدواروں کے سامنے قرعہ اندازی کرے گا اور اس مقصد کے لئے جگہ اور تاریخ کا پیشگی تعین کیا جائے گا لیکن اگر دونوں امیدوار اس وقت موقعہ پر موجود ہوں جبکہ یہ معلوم ہو کہ ووٹوں کی تعداد برابر ہے تو کمیشن اسی وقت قرعہ اندازی کر سکتا ہے۔ کمیشن کو بھیجے گئے گوشواروں کے بعد تیس دن کے اندر اندر انتخابی عذرداری پیش کی جاسکے گی۔ یہ عذرداری انتخابی اخراجات کے سلسلہ میں بدعنوانیوں اور غیر قانونی اقدامات کے خلاف پیش کی جاسکتی ہے۔ حکمنامہ کے تحت اگر یہ شکایت ہو کہ کسی منتخب امیدوار نے کوئی بدعنوانی یا غیر قانونی کارروائی کی ہے تو سرکاری گزٹ میں انتخابات کے نتائج کی اشاعت کے بعد دو ماہ کے اندر اندر انتخابی عذرداری پیش کی جاسکتی ہے۔ ہر انتخابی عذرداری کے ہمراہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی جاری کردہ رسید منسلک ہوگی جس میں یہ بتایا گیا ہوگا کہ سرکاری خزانہ میں پانچ سو روپے جمع کرا دئے گئے ہیں۔ انتخابی کمیشن اور ٹربیونلوں کو تعزیرات پاکستان کے تحت گواہوں کو طلب کرنے دستاویزات حاصل کرنے اور گواہوں کی حاضری کی یقین دہانی وغیرہ کے سلسلے میں عدالتی اختیارات حاصل ہوں گے۔

"ناکام امیدوار وزیر نہیں بنائے جائیں گے"

پشاور ۳۰ اپریل۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل ہونے کے بعد نئے آئین کے نفاذ کے ساتھ ہی گورنر کی مشاورتی کونسل توڑ دی جائے گی۔ ملک امیر محمد خان نے آج پشاور پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات میں ناکامی اس بات کا آئینہ دار ہے کہ ناکام ارکان کو عوام مسترد کر چکے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کے وزیر مقرر کئے جانے کا امکان نہیں البتہ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ قابل اور دیانت دار افراد کو وزارتی ذمہ داریاں سونپنے میں ان کے پرانے سیاسی تعلقات رکاوٹ کا باعث نہیں ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ وزیروں کا انتخاب صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کے بعد کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہمیت متعلقہ افراد کی قابلیت اور دیانتداری کو دی جائے گی۔ ووٹوں کی مبینہ ناجائز خرید و فروخت کے متعلق ایک اخباری نمائندہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ اگر ووٹوں کی خریداری کے بارے میں ناقابل تردید ثبوت مہیا کیا جائے تو حکومت اس کی تحقیقات کرائے گی۔

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

”مصالحت کی خواہش کیساتھ جارحانہ اور تخریبی کارروائیوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے“

مسٹر میکملن کا اعلان - سنٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس شروع ہوگیا

لندن یکم مئی لندن میں سنٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس کل برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم کی صدارت میں شروع ہوگیا۔ افتتاحی اجلاس میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن کا پیغام سنایا گیا جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ”ہمیں مصالحت پسندی کے ساتھ ساتھ جارحانہ اور تخریبی کارروائیوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے“ پاکستانی وفد کے لیڈر لیفٹیننٹ جنرل شیخ نے سنٹو وزارتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”سنٹو کے رکن ممالک کسی ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔

جنرل شیخ نے کہا کہ ہم پہلے بھی کئی مرتبہ یہ اعلان کر چکے ہیں اور اب پھر یہ اعلان کرتے ہیں کہ سنٹو ایک دفاعی تنظیم ہے اور اس تنظیم کے رکن ممالک کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ آپ نے کہا پاکستان اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس مقصد کے لئے امن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے چنانچہ ہم امن چاہتے ہیں۔“

جنرل شیخ نے کہا کہ پاکستان ترقی اور خوشحالی کے لئے اپنے عوام کی بڑھتی ہوئی امنگیں پوری کرنے کے اہم کام میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ اس تنظیم (سنٹو) میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے تعلقات مضبوط ہو گئے ہیں اور باہمی مفاہمت اور تعاون بھی بڑھ گیا ہے۔ پاکستانی مندوب نے سنٹو کے رکن ممالک کی ترقی میں مغربی ملکوں کی گہری دلچسپی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے ترقی یافتہ رکن ملکوں کی طرف سے دفاعی تنظیم کے پس ماندہ ممالک کی امداد پر شکریہ کا اظہار کیا۔

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے کہا کہ ہمیں مصالحانہ روش اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ تخریبی اور جارحانہ کارروائیوں کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر رہنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہم اس وقت بہت زیادہ اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے لیکن یہ مشکلات ہمیں سنٹو کے لئے فوجی اور اقتصادی امداد جاری رکھنے سے روک نہیں سکتیں کیونکہ ہماری نگاہ میں سنٹو کے اقتصادی اور فوجی امداد کے منصوبوں کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا کہ امریکہ نے سنٹو کے رکن ممالک کی امداد کے لئے اقتصادی اور فوجی امداد کے بڑے بڑے منصوبے شروع کر رکھے ہیں انہوں نے کہا کہ اس علاقہ کی آزادی کے تحفظ کے علاوہ عوامی بہبود کا کام بھی امریکہ کی نگاہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے انہوں نے سنٹو کے رکن ملکوں کو یقین دلایا کہ امریکہ ان کو فوجی اور اقتصادی امداد فراہم کرتا رہے گا۔

ترکیہ کے وزیر خارجہ فریدم ارکن نے عالمی صورتِ حال کا جائزہ پیش کرنے کے بعد کہا کہ آزاد ملکوں بالخصوص مغربی ممالک کی طرف سے سنٹو کے رکن ملکوں کو جو مدد دی جاتی ہے وہ ہماری ضروریات سے ہم آہنگ ہونی چاہیئے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے بھی اس بات پر زور دیا کہ سنٹو کے کم ترقی یافتہ ملک اپنے عوام کے حالاتِ زندگی بہتر بنانے کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں مغربی ممالک کی امداد متعلقہ ملکوں کی کوششوں کے مطابق بڑھنی چاہیئے۔

فیض احمد فیض کے لئے لینن پرائز

ماسکو یکم مئی، پاکستانی شاعر فیض احمد فیض کو لینن پرائز دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ دیگر جن افراد کو لینن انعام دیا گیا ہے ان میں مشہور مصور پبلو پکاسو، گھانا کے صدر ڈاکٹر نکروما اور ہنگری کے صدر بھی شامل ہیں۔ چلی کے ایک ادیب والگا یوبلٹ کو بھی لینن انعام دیا گیا ہے۔

تمام تعلیمی اداروں میں امداد باہمی کی سوسائیٹیاں قائم کی جائیں گی

کتابیں اور دوسری ضروری اشیاء حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی (انور عادل)

لاہور یکم مئی۔ صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری مسٹر انور عادل نے پیر کے روز سول سیکرٹریٹ میں تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور محکمہ امداد باہمی کے حکام سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ مغربی پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں امداد باہمی کی تعلیمی سوسائیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ یہ سوسائیٹیاں اساتذہ اور طلباء کو ان کے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء سٹیشنری اور درسی کتابیں مہیا کریں گی اس سکیم پر عمل شروع ہونے کے بعد طلباء کو درسی کتابوں کے حصول میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

مسٹر انور عادل نے کہا کہ جن تعلیمی اداروں میں سوسائیٹیاں قائم کی جائیں گی وہاں سٹوڈنٹس یونین کے ارکان کو ان سوسائیٹیوں کا رکن بنایا جائیگا انہوں نے کہا کہ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے سے طلباء میں عملی تعاون اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ بڑھے گا محکمہ امداد باہمی کے جائنٹ رجسٹرار مسٹر افتخار احمد خان نے یقین دلایا کہ وہ ایسی سوسائٹیوں کو صحیح خطوط پر چلانے اور ضروری ٹیکنیکل امداد فراہم کرنے میں ہر قسم کی مدد کریں گے یہ سکیم لاہور کے بارہ تعلیمی اداروں میں شروع کی جائے گی اور توقع ہے کہ تعلیمی کوآپریٹو سٹورز آئندہ ماہ کام شروع کر دیں گے مغربی پاکستان کوآپریٹو یونین سٹاک اور اکاؤنٹ کا مکمل حساب رکھنے میں ایسے سٹورز کے سیکرٹریوں کو تربیت دینے کے لئے خاص کورس شروع کرے گی لاہور کا سنٹرل کوآپریٹو سٹور ان سوسائیٹیوں کتب اور سٹیشنری اور ضروری اشیاء تھوک نرخوں پر مہیا کرے گا۔ دیہات کے تعلیمی اداروں کو دیہی سپلائی کارپوریشن کی وساطت سے کتابیں اور ضروری سامان فراہم کیا جائے گا تعلیمی امداد باہمی کے یہ ادارے کفایتی سوسائیٹیوں کا کام بھی کریں گے ایسے سٹورز کو جلد رجسٹرڈ کرنے کے لئے محکمہ امداد باہمی کے چار سب انسپکٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں تعلیمی اداروں کے سربراہوں نے اس سکیم کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔

یوگوسلاویہ میں سرطان کے مریضوں میں زبردست اضافہ

بلغراد یکم مئی۔ یوگوسلاویہ میں موت کے اسباب میں سے سرطان گزشتہ دس سال کے دوران گیارہویں نمبر سے دوسرے نمبر پر آگیا ہے یہ انکشاف سرطان کے بارے میں پہلی یوگوسلاوی کانگرس نے کیا ہے جس کا ان دنوں یہاں اجلاس ہو رہا ہے کانگرس میں ساڑھے تین سو یوگوسلاوی ڈاکٹر شریک ہیں کانگرس نے انکشاف کیا ہے کہ قبل از جنگ کی نسبت اب یوگوسلاویہ میں پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہونے کے واقعات بائیس گنا زیادہ ہو گئے ہیں ڈاکٹروں نے گزشتہ بیس برس میں ملک کے اقتصادی اور سماجی ڈھانچے میں تبدیلی کو اس کا باعث قرار دیا ہے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ سگریٹ نوشی بڑھ گئی ہے اور کارخانوں اور موٹر گاڑیوں میں اضافہ کے باعث ہوا کثیف ہو گئی ہے یوگوسلاویہ کی ایک کروڑ اسی لاکھ آبادی میں سے انتالیس ہزار افراد گزشتہ سال سرطان میں مبتلا ہوئے ان میں سے چوبیس ہزار جانبر نہ ہو سکے اس وقت سرطان میں مبتلا ایک لاکھ بیس ہزار افراد کا علاج ہو رہا ہے۔

سنٹو کی دفاعی مشق

انقرہ یکم مئی۔ ایک فضائی دفاعی مشق جس میں ایران پاکستان۔ ترکی برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ کی فضائیہ کے جہاز حصہ لیں گے یکم مئی سے شروع ہوگی اور تین مئی تک جاری رہے گی یہ مشق ہر سال حسب معمول کی جانے والی تربیتی فضائی مشقوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے مشق کا اصطلاحی نام ”شہباز“ ہوگا۔

درخواستِ دعا

مکرم مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے جنرل مینجر کاٹن فیکٹری کنری نے آنکھ کا اپریشن کرایا تھا آنکھ ٹھیک ہونے کے بعد اس میں زخم ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف بہت تکلیف میں ہیں اور اس وقت نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

مکرم مولوی صاحب سلسلہ کے دیرینہ خادم اور بہت مخلص احمدی ہیں۔ امید ہے کہ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

(ناصر الدین تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

۲۶ اپریل کو رسالہ الفرقان کا خاص نمبر جس میں مودودی صاحب کے رسالہ ”ختم نبوت“ کا مکمل جواب ہے سب خریدار صاحبان کے نام بھجوا دیا گیا ہے یہ ۱۲۴ صفحات کا رسالہ اپریل اور مئی کا شمارہ ہے۔ اپنے ڈاکخانہ سے دریافت کرنے کے باوجود اگر کسی دوست کو رسالہ نہ پہنچے تو وہ ڈیڑھ ہفتے کے اندر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں

(مینجر الفرقان ربوہ)

نصرت گرلز سکول کی طالبات جماعت نہم کیلئے
ضروری اعلان

طالبات جماعت نہم جنہوں نے اس سال نہم کا امتحان دیا ہے ان کی امتحان کے بعد سے دسویں کی تعلیم جاری ہے ان کو کوئی رخصت نہیں جو طالبہ غیر حاضر رہے گی اس کا نام خارج ہو جائے گا۔ (ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

Best Cure for Babies

BABY TONIC

... Homeo & Co.